Analysis on Muslim Family Law Ordinance(Amendment) Act 2021

by

Research Department(WIL Forum)

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961 میں مزید ترمیم کا بل

یہ ایک حکومتی بل ہے اور وفاقی وزیر کی جانب سے قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے۔ اس بل کے تحت مسلم فیملی آرڈیننس 1961 کے سیکشن 5 کے ذیلی سیکشن (4) سیکشن 7 ذیلی سیکشن (1) اور سیکشن 9 کے ذیلی سیکشن (1) میں ترامیم تجویز کی گئی ہیں۔اٹھارویں ترمیم کے بعد چونکہ فیملی قوانین میں ترمیم کا اختیار صوبوں کو منتقل ہو چکا ہے اس لیئے اس ترمیمی آرڈیننس کا اطلاق صرف اور صرف دارلحکومت (اسلام آباد) تک ہی محدود ہوگا۔

(نوٹ: پیش کردہ بل اس تجزیہ کے آخر میں موجود ہے)

تجزیہ وتبصرہ:

موضوع بحث بل مسلم فیملی آرڈیننس 1961 کے سیکشن 5، 7 اور 9 میں ترمیم سے متعلق ہیں۔ یہ تینوں سیکشن انتہائی اہم فیملی معاملات سے متعلق ہیں اور ان ہی معاملات سے متعلق عدالتوں میں مقدمات کی بھرمار ہے۔عرصہ دراز سے اس قانون میں ترمیم کی اشد ضرورت درکار تھی اسکی وجہ کچھ اہم ایشوز کو جیسا کہ طلاق کی رجسٹریشن ہو یا نان نفقہ دونوں معاملات اس قدر حساس ہیں کہ جس کے دوررس نتائج معاشرے پر وقوع پذیر ہو رہے ہیں اور اس کے نتیجے میں سنگل پیرنٹ کی ایک بڑی تعداد سامنے آرہی ہے جن کی اکثریت ایسی ماں کی ہے جسے نہ طلاق کے بعد درست قانونی حیثیت ملتی ہے اور نہ ہی اس سمیت اسکے بچوں کا نان نفقہ اسکی بڑی وجہ موجودہ مسلم فیملی آرڈیننس میں طلاق کی رجسٹریشن اور بچوں کے نان نفقہ سے متعلق سقم ہیں۔ باالفاظ دیگر یہ مفصل نہیں ہیں۔ کیونکہ موجودہ حالات میں ایسے کئی کیسز سامنے آئے ہیں جہاں عورت کو در در کی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں کیونکہ مرد طلاق دے کر مکر جاتے ہیں دوسری طرف ایسی خواتین بھی ہیں جو طلاق کی رجسٹریشن کے بغیر ہی دوسری شادی کی خواں ہوتی ہیں اور دھوکہ دہی کے تحت اپنی شادی چھپا رہی ہوتی ہیں۔اسکے ساتھ

ساتھ یہ بھی ایک انتہائی سنگین مسئلہ ہے کہ طلاق ہوجانے کی صورت میں زیادہ تر بچے ماں کی کسٹڈی میں ہوتے ہیں۔ لہذا موضوع بحث بل جو کہ مسلم فیملی آرڈیننس میں ترمیم سے متعلق ہے

Section 5: Regisration of Marriages

جس کے تحت سیکشن 5 کی ذیلی سیکشن (4) کے تحت سزائیں تجویز کی گئیں ہیں جو کہ بہت اچھا قدم ثابت ہوگا کیونکہ طلاق کے بعد چونکہ عورت کو اپنی قانونی حیثیت کو ثابت کرنا پڑتا ہے چاہے دوسری شادی ہو یا اپنی ذات یا بچوں کی دستاویزات بنوانی ہوں اس لئے اسے ہی ثابت کرنا پڑتا ہے کہ اسے طلاق ہوچکی ہے اور اس کی ہی ضرورت ہے کہ وہ یونین کونسل سے طلاق کا سرٹیفکیٹ حاصل کرے اس سلسلے میں مرد بس طلاق دے کر فارغ ہوجاتا ہے نہ تو یونین کونسل کو اطلاع فراہم کی جاتی اور نہ ہی عورت کے یونین کونسل سے رجوع کرنے کی صورت میں یونین کونسل کا عملہ تعاون کرتا ہے۔ اس ترمیم کی بدولت زبانی طلاق دے کر محض عورت کو فارغ کر کے بری الزمہ ہوجانے کی حوصلہ شکنی ہوگی اور عورت کو طلاق کے بعد کئی قانونی پیچیدگیوں سے چھٹکارہ مل سکتا ہے۔

Section 7: Talaq

اس بل میں تجویز کردہ سیکشن 7 میں ترمیم اس حوالے سے انتہائی اہم اور موثر ثابت ہوسکتی ہے کہ طلاق کی رجسٹریشن چونکہ بعد از طلاق دوسرے فریق کو متاثر کرتی ہے اسکی قانونی حیثیت چیلنج ہوسکتی ہے نیز بچوں کی موجودگی میں بچوں کی کسٹڈی، نان نفقہ اور انکی قانونی حیثیت پر بھی سوالیہ نشان اٹھ جاتے ہیں لہذا متاثرہ فریق خود بھی چیئرمین کو اطلاع بہم پہنچا سکتا ہے بالفاظ دیگر اس میں اگر ایک فریق طلاق کے بعد بری الزمہ بھی ہوجائے تو دوسرا فریق بھی چیئرمین کو اطلاع کرسکتا ہے۔ عموماً ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ اپنی طلاق ثابت کرنے کے لئے عورت کو انتہائی کرب سے گزرنا پڑتا ہے اور فریق مخالف مکر بھی جاتا ہے یا تعاون نہیں کررہا ہوتا تو بلواسطہ اور بلاواسطہ نقصان اور اذیت سے عورت کو گزرنا پڑتا ہے۔ خاص طور پر زبانی طلاق کی صورت میں یہ واقعات بہت زیادہ عام ہیں کہ فریق مخالف منکر ہوجاتے ہیں لہذا یہ ترمیم کارگر ثابت ہوسکتی ہے۔ **جبکہ اس میں صرف عورت کو ہی remedy نہیں دی گئی بلکہ مرد کے لئے بھی اسی طرح سے سہولت رکھی گئی ہے کہ عورت کو طلاق تفویض کی صورت میں جب عورت طلاق کا اعلان کردے، اور چیئرمین کو اطلاع نہ دے اسکے تو مرد خود بھی اطلاع دے سکتا ہے۔**

Section 9: Maintenance

مذکورہ بل کے سیکشن 9 کی ذیلی سیکشن (1) میں ترمیم تجویز کی گئی ہے اس سے پہلے چونکہ بیوی کے نان نفقہ Maintenance سے متعلق قانون موجود ہے تاہم اس ترمیم کی **بدولت بیوی کے بعد نابالغ بچے، معذور بچے اور غیر شادی شدہ بیٹیوں** کو شامل کیا گیا ہے جو کہ

اچھی پیش رفت ہے۔ یہاں ایک اہم بات یہ ہے کہ عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ نان نفقہ کا مطالبہ بعد از طلاق کیا جاسکتا ہے جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے کیونکہ اس آرڈیننس کا سیکشن 9 واضح ہے جس میں ایک شوہر کو پابند کیا گیا ہے لہذ ا طلاق نہ بھی ہوئی ہو تو بھی بیوی نان نفقہ کا حق رکھتی ہے اگر شوہر انکاری ہو تو چیئرمین یونین کونسل سے رجوع کرسکتی ہے۔ اس ترمیم کی بدولت اب صرف مرد بحثیت شوہر ہی نہیں بلکہ بحثیت باپ اپنے بچوں کا نان نفقہ ادا کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔ جس کے تحت بچے بھی اپنا نان نفقہ کا حق رکھتے اور چیئرمین یونین کونسل سے وہ بھی رجوع کرسکتے ہیں۔ اس ترمیم کے ذریعے عورت اپنا خرچہ لینے کی مجاز ہے اور اگر اس کے پاس بچے بھی ہیں تو متعلقہ مرد پابند ہے کہ عورت کو بچوں کا خرچہ بھی ادا کرے جس کے لئے عورت کو الگ سے عدالتی کارروائی سے گزرے بغیر ہی چیئرمین یونین کونسل کے ذریعے نان نفقہ مل سکتا ہے۔ اگر عورت کو طلاق نہ بھی ہوئی ہو تو بھی نان نفقہ کا حق ہے لیکن طلاق ہو جانے کی صورت میں بھی مدتِ عدت میں خود اپنی ذات کا نان نفقہ، شیر خوار بچہ ہو تو حق حضانت اور دیگر بچوں کا نان نفقہ ابتدائی مرحلے پہ ہی عورت کو مل جائے گا تو ایک طرف عدالتی کاروائی سے گزرنا نہیں پڑے گا تو دوسری طرف عورت کے ساتھ ساتھ بچوں کو بھی ایک طویل انتظار سے گزرنا نہیں پڑے گا کیونکہ عدالتی کارروائی کے تحت محض یہ ثابت کرنے کے لئے کہ عورت کو طلاق ہوئی ہے اور بچوں کی کسٹڈی اس کے پاس ہے ایک طویل انتظار کے بعد ہی نان نفقہ کا حق مل پاتا ہے۔

اگرچہ ان ترامیم سے پہلے ہی یہ معاملات چیئرمین یونین کونسل کے ہی اختیار میں ہیں تاہم ان ترامیم کی صورت میں چیئرمین کے اختیارات و فرائض میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ خواتین کو اپنی رہائش کے قریب ہی علاقے کے یونین کونسل سے رجوع کرنا چاہیے۔ تاہم عام پریکٹس نان نفقہ کے حوالے سے اس کے بالکل برعکس نظر آتی ہے خواتین عام طور پہ عدالتوں سے رجوع کرتی ہیں اور وہاں سے انکو جلد یا بدیر البتہ remedy بھی دی جاتی ہے۔ ایک قانونی اور آسان ذریعہ میسر ہونے کے باوجود ایسا کیوں ہوتا ہے کہ متاثرہ خاتون اپنا معاملہ چیئرمین تک کیوں نہیں لے جاتی تو اسکا ایک عام تاثر تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ متاثرہ خاتون لاعلمی کے باعث ایسا کرے اگر ایسا درست مان بھی لیا جائے تو خواتین اپنے نان نفقہ کے حق کے لئے عدالت کا رخ کرتی ہیں اور عدالت کو اس بات کا یقین دلاتی ہیں کہ وہ متعلقہ اداروں سے رجوع کرنے کے بعد عدالت آئی ہیں اور عدالت بھی مکمل تسلی کے بعد ہی کیس کو زیرِ سماعت لاتی ہے۔ اب ایسا کیونکر ہوتا ہے کہ یونین کونسل جو کہ آسان اور بروقت رجوع کرنے کا option ہے اس کے باوجود خواتین کو وہاں اچھا اور بروقت response نہیں ملتا ہے۔ بالفاظ دیگر یونین کونسل کا اسٹاف ہو یا چیئرمین وہ بھی اپنے اختیارات کا استعمال کا نہ علم رکھتے ہیں اور نہ ہی دلچسپی رکھتے ہیں اور اکثر اوقات سیاسی بنیادوں پر منتخب ہونے کی وجہ سے ان میں عوام کے مسائل حل کرنے کے لیئے مناسب مہارت اور قابلیت کا بھی فقدان ہوتا ہے۔ لہذا خواتین وکلاء سے رجوع کرتی ہیں اور وہ عدالتوں سے انکو انصاف دلاتے ہیں۔ جس کے لئے انہیں وکلاء کی فیس بھی ادا کرنی پڑتی ہے اور ایک طویل وقت بھی درکار رہتا ہے۔ اگر عدالت maintenance کی ڈگری جاری کر بھی دے تو execution کا کیس بھی کرنا پڑتا ہے پھر کہیں جا کر نان نفقہ ملتا ہے۔ زیادہ تر دیکھنے میں آتا ہے جس ضرورت کے لئے عورت

عدالت سے رجوع کرتی ہے کیس کے اختتام تک اس کے حالات اور ضروریات دونوں بدل چکی ہوتی ہیں۔ طویل انتظار کے باعث خواتین کی اپنے کیس میں دلچسپی ماند پڑ جاتی ہے یا پھر وہ صبر کر لیتی ہیں۔ کچھ خواتین جاب شروع کر دیتی ہیں۔ تاہم کچھ مقدمات میں منطقی انجام بھی سامنے آتا ہے۔ مگر صرف ان خواتین کے لئے جو ہمت نہ ہاریں بلکہ ڈٹی رہیں۔

ہمارے معاشرے کی ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ عدالت سے رجوع کرنے والے افراد میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو حصول انصاف کی غرض سے ہی نہیں بلکہ فریق مخالف کو تنگ کرنے کی نیت سے کہیں کیس درج کرواتے ہیں اور کہیں دوسرے فریق کو اسکا حق دینے کے لئے خود سے کہتے ہیں کہ عدالت جائے وہاں سے حق لے تاکہ خوب تنگ کرنے کے بعد ہی اسکو حق ادا کیا جائے جس میں فیملی مقدمات سرفہرست ہیں۔ محض اپنی انا کی تسکین کے لئے عدالتی کارروائی سے گزار کر حق ادا کرتے ہیں۔ جس میں مرد وعورت کی کوئی تخصیص بھی نہیں ہے۔ دونوں ہی ایک دوسرے کا نشانہ بنتے نظر آتے ہیں۔ اگر عورت کو نان نفقہ چاہیے ہو اپنی ذات یا بچوں کے لئے جو کہ اسکا قانونی اور شرعی حق ہے اس کے باوجود اسکو نہیں دیا جاتا اگرچہ مرد دینے کو تیار بھی ہو تو یہی کہا جاتا کہ عدالت جائے وہاں سے دیا جائے گا اسی طرح طلاق کی رجسٹریشن کے لئے فریق مخالف کو بذریعہ نوٹس بلایا جائے تو بھی تعاون نہیں کیا جاتا ہے۔ پہلوتہی کی جاتی ہے۔ مقصد یہی ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ تنگ کیا جائے لہذا ان معاملات میں چیئرمین یونین کونسل کو مزید با اختیار بنایا گیا ہے۔ تاکہ انصاف کا حصول آسان ہو۔ سزائیں بھی رکھی گئی ہیں۔ لہذا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ان سب کا نفاذ بھی عمل میں لایا جائے یونین کونسل میں متعلقہ افراد کو ٹرینڈ کیا جائے قانون کے تحت پابند بنایا جائے کہ وہ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کریں تاکہ معاشرے میں بڑھتے ہوئے ان مسائل کو بروقت حل کیا جا سکے۔ ساتھ ہی عدالتوں پر پڑنے والے فیملی مقدمات کے بوجھ میں بھی کمی واقع ہو سکے۔

ان ترامیم کی افادیت تب ہی ہوگی جب ان سے متعلق مؤثر آگاہی فراہم کی جائے اور یونین کونسل میں بہترین اہلیت کے افراد کا تقرر کیا جائے تاکہ ایسے معاملات وہیں بہتر حل ہو سکیں اس کے علاوہ یونین کونسل میں ایک مستقل مصالحتی کونسل کا تقرر کیا جائے جہاں خاندانی مسائل بغیر عدالت جائے مصالحت کے ذریعے حل ہو جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ چیئرمین یونین کونسل پر check رکھا جائے تاکہ جوابدہی کی وجہ سے اسکی کارکردگی میں بہتری آ سکے۔ بصورتِ دیگر جتنی بھی ترامیم کر لی جائیں اسکی اصل روح کے مطابق عمل نہ ہو تو نتیجے کارآمد نہیں ہو سکتے۔

[TO BE INTRODUCED IN THE NATIONAL ASSEMBLY]

A

BILL

further to amend the Muslim Family Laws Ordinance, 1961

WHEREAS it is expedient further to amend the Muslim Family Laws Ordinance, 1961 (VIII of 1961), in its application to the Islamabad Capital Territory, for the purposes hereinafter appearing;

It is hereby enacted as follows:-

1. **Short title and commencement.**-(1) This Act shall be called the Muslim Family Laws (Amendment) Act, 2021.

(2) It shall come into force at once.

2. **Amendment of section 5, Ordinance VIII of 1961.-** In the Muslim Family Laws Ordinance, 1961 (VIII of 1961), hereinafter called as the said Ordinance, in section 5, in sub-section (4), for the expression ",or with fine which may extend to one thousand rupees, or with both", the expression "and fine which may extend to twenty-five thousand rupees" shall be substituted.

3. **Amendment of section 7, OrdinanceVIII of 1961**.- In the said Ordinance, in section 7,-

(a) for sub-section (1), the following shall be substituted, namely:-

"(1) Any man who wishes to divorce his wife or any woman who exercises her right of talaq-i-tafveez shall, within seven days of the pronouncement of talaq or talaq-i-tafveez, as the case may be, in any form whatsoever, give to the Chairman notice in writing of his or her having done so and shall supply a copy thereof to the other party."; and

(b) after sub-section (1), substituted as aforesaid, the following new sub-section shall be inserted, namely:-

"(1A) Where a man who pronounces talaq in respect of his wife, in any form whatsoever, fails to give to the Chairman notice under sub-section (1), the wife may give notice of the same to the Chairman.,

(1B) Where a woman who pronounces talaq-i-tafveez in respect of her husband, in any form whatsoever, fails to give to the Chairman notice under sub-section (1), the husband may give notice of the same to the Chairman."

4. **Amendment of section 9, Ordinance VIII of 1961.-** In the said Ordinance, in section 9,-

(a) in sub-section (1), after the words "his wife", the expression ",minor children, children with disability and unmarried daughters" shall be inserted; and

(b) after sub-section (1), amended as aforesaid, the following new sub-section shall be inserted, namely :-

"(1A) On divorce the wife having a suckling baby shall be entitled to the adequate cost of living for the period she suckles the baby or till a period not exceeding two years, whichever is earlier."

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

Various forums have raised reservations regarding the Muslim Family Laws Ordinance1961 and have suggested improvements in the law. The Law and Justice Commission of Pakistan has reviewed the said Law from time to time and has proposed amendments in various sections especially in section 5,7 and 9 of Ordinance. The Ministry of Religious Affairs examined the proposals of the Commission after which the proposals found valid have been drafted in form of a Bill.

2. The Bill aims to include important provisions in the Ordinance related to registration of talaq, maintenance of minor children, children with disability and unmarried daughters which are not mentioned in the present Law.

3. The Bill seeks to achieve the aforesaid objectives.

MINISTER-IN-CHARGE

[قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لیئے]

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، ۱۹۶۱ء میں مزید ترمیم کرنے کا بل

ہرگاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (۸ مجریہ ۱۹۶۱ء)، کا وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی علاقائی حدود میں اس کے اطلاق پر، بعد ازیں رونما ہونے والی اغراض کے لئے مزید ترمیم کی جائے۔

بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:۔

۱۔ **مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:۔** (۱) یہ ایکٹ مسلم عائلی قوانین (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۲۱ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ **آرڈیننس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۶۱ء کی، دفعہ ۵ کی ترمیم:۔** مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (۸ مجریہ ۱۹۶۱ء)، بعد ازیں جس کا حوالہ مذکورہ آرڈیننس کے طور پر دیا گیا ہے، کی دفعہ ۵، کی ذیلی دفعہ (۴) میں، عبارت''، یا جرمانے کے ساتھ جو ایک ہزار روپے تک ہوسکتا ہے، یا دونوں کے ساتھ''، کو عبارت'' اور جرمانہ جو پچیس ہزار روپے تک ہوسکتا ہے'' سے تبدیل کر دیا جائے گا۔

۳۔ **آرڈیننس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۶۱ء کی، دفعہ ۷ کی ترمیم:۔** مذکورہ آرڈیننس کی، دفعہ ۷ میں،۔

(الف) ذیلی دفعہ (۱) کو، حسب ذیل سے تبدیل کر دیا جائے گا، یعنی:۔

''(۱) کوئی بھی مرد جو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا خواہشمند ہو یا کوئی بھی عورت جو طلاق تفویض کا اپنا حق استعمال کرنا چاہتی ہو، طلاق یا طلاق تفویض، جیسی بھی صورت ہو، کے اعلان کے سات ایام کے اندر، کسی بھی صورت میں جو بھی ہو، چیئرمین کو اپنے اس طرح کرنے کا تحریری نوٹس دے گا یا گی اور دوسرے فریق کو اس کی ایک نقل فراہم کرے گا۔'' اور

(ب) ذیلی دفعہ (۱) کے بعد، جیسا کہ متذکرہ بالا تبدیلی کی گئی، درج ذیل نئی ذیلی دفعہ کو شامل کر دیا

جائے گا، یعنی:۔

''(1 الف) جہاں کوئی شخص جو اپنی بیوی کی ضمن میں طلاق کا اعلان کرتا ہے، خواہ کسی بھی صورت میں ہو، ذیلی دفعہ (۱) کے تحت چیئر مین کو اطلاع دینے میں ناکام ہو جائے تو، بیوی چیئر مین کو ایسی اطلاع دے سکے گی۔

(1 ب) جہاں کوئی عورت جو اپنے خاوند کے ضمن میں طلاق تفویض کا اعلان کرتی ہے، خواہ کسی بھی صورت میں ہو، ذیلی دفعہ (۱) کے تحت چیئر مین کو اطلاع دینے میں ناکام ہو جائے تو، خاوند چیئر مین کو ایسی اطلاع دے سکے گا۔''

۴۔ آرڈیننس ۸ مجریہ ۱۹۶۱ء کی دفعہ ۹ میں ترمیم:۔ مذکورہ آرڈیننس میں، دفعہ ۹ میں،۔

(الف) ذیلی دفعہ (۱) میں، الفاظ ''اس کی بیوی'' کے بعد، عبارت ''، نابالغ بچے، معذور بچے اور غیر شادی شدہ بیٹوں'' کو شامل کر دیا جائے گا؛ اور

(ب) ذیلی دفعہ (۱) کے بعد، جیسا کہ متذکرہ بالا ترمیم کی گئی، درج ذیل نئی ذیلی دفعہ کو شامل کر دیا جائے گا، یعنی:۔

''(1 الف) طلاق ہونے پر، بیوی جس کا شیر خوار بچہ ہو، بچے کو دودھ پلانے کی مدت تک یا اس مدت تک جو دو سال سے زائد نہ ہو، جو بھی پہلے ہو جائے، کے لئے مناسب مصارف زندگی کی مستحق ہو گی۔''

ضمیمہ۔ج

بیان اغراض و وجوہ

مختلف فورمز نے مسلم عائلی قوانین آرڈیننس ۱۹۶۱ء سے متعلق تحفظات اٹھائے ہیں اور قانون میں بہتری کے لیے تجویز دی ہے۔ قانون و انصاف کمیشن پاکستان نے مذکورہ قانون پر وقتاً فوقتاً نظر ثانی کی ہے اور مختلف دفعات خاص طور پر دفعہ ۵، ۷ اور ۹ میں ترامیم تجویز کیں ہیں۔ وزارت مذہبی امور نے کمیشن کی تجاویز کی جس کے بعد تجاویز کو جائز پایا گیا انہیں مسودہ بل کی صورت دی گئی۔

۲۔ بل کا مقصد آرڈیننس میں طلاق کی رجسٹریشن، نابالغ بچوں کے نان ونفقہ، معذور بچوں اور غیر شادی شدہ بیٹیوں سے متعلق اہم احکامات کو شامل کرنا ہے جو کہ موجودہ قانون میں بیان نہیں کیے گئے ہیں۔

۳۔ بل کا مقصد مذکورہ بالا مقاصد کا حصول ہے۔

وزیر انچارج